کسووا کی تاریخ کے نشیب و فراز

ابو محمد

کسووا: براعظم یورپ کے مشرق میں جزیرہ نمائے بلقان کا چھوٹا سا ملک ہے۔اس کا رقبہ 12,000 مربع کلو میٹر اور آبادی20,00,000 سے زیادہ ہے۔ موجودہ مادی اور الحادی دور میں ان کے مندرجہ ذیل سنگین جرائم نمایاں ہیں۔ جن کی وہ سزا بھگت رہے ہیں۔

1- یہ براعظم یورپ کا غریب ترین ملک ہے۔

2- اسکی آبادی کا کم از کم 95 فیصد اسلام کی نام لیوا ہے۔(یہی ان کا سب سے بڑا جرم ہے اگرچہ ان کے ہاں دیگر شعائر اسلام کی طرح جہاد فی سبیل اللہ کے جذبے کا بھی فقدان ہے)۔

3- وہ غلامی پر مطمئن نہیں بلکہ آزادی کے خواہاں ہیں۔

قدیم زمانے میں والی رومانیہ داردانیا نے اربون کے علاقے پر قبضہ جمایا تھا۔

قرون وسطیٰ میں کسووا ملک رَاسکا میں شامل تھا۔

بارھویں صدی کے آخر میں صربی حاکم سٹیفن نیمانجا نے کسووا پر تسلط حاصل کیا۔

1389ء میں مسلمان عثمانیوں اور نصرانی صربیوں کے مابین جنگ ہوئی جس میں خلافت عثمانیہ نے شاندار فتح حاصل کی۔

خلافت عثمانیہ نے کم وبیش چھ صدیوں تک کسووا سمیت بلقان کے پورے علاقے میں اسلامی نظام قائم رکھا۔

1912ء میں کسووا' البانیہ سمیت خلافت عثمانیہ سے الگ ہو گیا۔

عالمی سپر طاقتوں نے کسووا کو صربیا اور جبل اسود میں بانٹ کر دو ٹکڑے کر دئے۔

1918ء میں کسووا کو صربی ملک یوگوسلاویہ میں باقاعدہ شامل کیا گیا۔

1918-19ء میں البانیہ کی آزادی کی تحریک بری طرح کچل دی گئی۔

دوسری عالمی جنگ میں کسووا اٹلی میں شامل ہو گیا۔

1945ء ٹیٹو کی فوج نے کسووا میں رونما ہونے والی مخالفت کو دبادیا۔

البتہ کسووا کو جمہوریہ صربیہ کے اندر ایک مستقل انتظامی ادارہ کی حیثیت دی گئی۔

1968ء کسووا کو آزاد و خود مختار ریاست قرار دیا گیا۔

شکست کی تقریب:

25 مئی 1989 کو کسووا کی لڑائی میں خلافت عثمانیہ کے ہاتھوں جمہوریہ صربیہ کی عبرتناک شکست کا 600 سالہ

یوم سیاہ بڑے اہتمام سے منایا گیا۔اس تقریب میں جمہوریہ صربیہ کے حکمران سلوبودرن میلوسوفیتش نے یوگوسلاویہ کی تمام ریاستوں کو یکجا کر کے عظیم صربی ملک بنانے کے پروگرام کا اعلان کیا۔

بوسنیاوہرسک:۔

اسی انتقامی اعلان کے ساتھ ہی بوسنیااور ہرسک کے مسلمانوں کے خلاف عملی کارروائیوں کا آغاز ہوا۔
ان کی برائے نام فوج نے مسلمانوں کی نسل کشی کی مزاحمت شروع کی۔

جہاد افغانستان کا ایک ثمرہ:

اُس وقت کی سپر پاور روس نے اپنی طاقت کے گھمنڈ میں اسلام کے سوئے ہوئے شیر کو بیدار کیا۔جب جہاد فی سبیل اللہ کا مبارک عمل شروع ہوا تو دینا بھر کے فرزندان توحید ظالم کے ہاتھ روکنے بلکہ مروڑنے کیلئے آمادہ ہونے لگے۔

چنانچہ صربیہ کے خلاف بھی جہادی تحریک ابھرنے لگی جسے دبانے کے لئے صربیہ نے بھیانک ترین انسانیت سوز مظالم کا سلسلہ تیز......اور تیز کر دیا۔

ٹھیکیداران امن ومساوات کی پریشانی:

نصرانیوں کے روز افزوں مظالم اور اہل اسلام میں بیدار ہونے والی جہادی لہروں کے تناظر میں عالمی کافر قوتوں اور اقوام متحدہ نے اس بات کا شدید خدشہ محسوس کیا کہ روس کی طرح صربیہ بھی کبریٰ بننے کے بجائے پارہ پارہ ہو جائے گا اور ان کے مفادات کو ٹھیس پہنچے گی۔

اسلئے اقوام متحدہ نے "اپنے منشور کے مطابق" صربیہ میں "امن فوج" بھیج دی جو نشے میں دھت پڑی رہتی تھی تاکہ حسب پروگرام صربی ان کے بیرکوں سے اسلحے چرا کر لے جائیں۔اس منظم ڈرامے کی حقیقت عالمی میڈیا پر آشکار ہوئی تو امن فوج نصرانی "چوروں" کو کارروائی کی "دھمکیاں" دینے لگی جن سے "مرعوب" ہو کر وہ کچھ نہ کچھ اسلحہ دوبارہ جمع کرنے لگے۔

اب کسووا کی باری ہے:

1992ء کے بعد یوگوسلاویہ نے کسووا کی 5 فیصد نصرانی اقلیت کو اعلانیہ طور پر مسلح کیا اور وہ سر عام دندناتے پھرنے لگے۔ان پر اعتراض کرنے والے 12,000 سے زائد مسلمانوں کو قید کر دیا گیا۔

البانوی زبان میں تعلیم دینے والے مدارس کو بند کر کے 4,30,000 مسلمان طلباء کو تعلیم سے محروم کیا گیا۔سرکاری طور پر ارتھوڈکس کنیسہ کی سرپرستی ہونے لگی۔

تقریبا 80,000 مسلح فوج نے نہتے مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ توڑے۔ان کا قتل عام کیا گیا اور باقی ماندہ افراد کو دس منٹ کی نوٹس پر گھروں سے نکال کر ملک بدر کیا گیا لاکھوں افراد جن میں لاکھوں کی تعداد میں عورتیں اور بچے بھی شامل

تھے' نامعلوم مقامات کی طرف چل پڑے۔

امن عالم اور جمہوریت کے غم میں گھلنے والے کافر سربراہان کو پھر مذکورہ بالا پریشانی لاحق ہوئی اور نیٹو نے بظاہر صربیہ کے خلاف بھرپور فضائی جنگ شروع کی۔عملی طور پر روزانہ ہزاروں جنگی پروازیں کر کے فضا میں گھوڑے اڑاتے رہے اور ان جہازوں کے غول کے نیچے نصرانی مظالم اور ملک بدری کا سلسلہ پوری رفتار سے جاری رہا۔

جب فضائی حملوں کے ڈرامے سے صربیوں کے مظالم میں لمحہ بھر کا توقف نہ ہوا تو "زمینی کارروائی کی ضرورت اور عدم ضرورت" کے عنوان پر اعلی پیمانے پر مذاکرات کا ڈھونگ رچایا جاتا رہا۔یہ دراصل عالم اسلام کی غیرت کا امتحان تھا جس میں ہماری ناکامی ثابت ہونے پر بری فوج کی ضرورت کا مسئلہ فائل میں رکھ دیا گیا۔

البتہ نیٹو کے میزائل کسی سفارت خانے اور بجلی گھر وغیرہ پر گرتے رہے ہسپتالوں کو بھی تاک تاک کر نشانہ بنایا گیا اس سہ فریقی جنگ میں ہر ایک کے مقاصد الگ تھے:

1- نیٹو صربیہ کے مظالم کا انداز بدلنا چاہتا تھا تاکہ جہادی فضا قائم نہ ہو سکے۔
2- صربیہ کسووا پر اپنا مکمل تسلط قائم کرنا چاہتا تھا۔
3- کسووا کے مسلمان آزادی چاہتے تھے۔

جنگ کے نتائج سے واضح ہے کہ نیٹو اور صربیہ دونوں جیت گئے اور کسووا کو شکست سے دوچار ہونا پڑا۔﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾

﴿و تلک الایام نداولھا بین الناس﴾(ال عمران ۱۴۰)

☆☆☆☆☆☆☆

توبہ کیا ہے؟

1- توبہ: حب الٰہی کی کنجی ہے۔
2- توبہ: محبت رسول ﷺ کا زینہ ہے۔
3- توبہ: لاالہ الااللہ کا راز ہے۔
4- توبہ: روح کی آواز ہے۔
5- توبہ: ایمان کی تروتازگی ہے۔
6- توبہ: نادانیوں کی تلافی ہے۔
7- توبہ: سکون قلب ہے۔

(طاہر اعظم)